امہات المومنین

حضرت خدیجۃ الکبریٰ g

حضرت خدیجہ g کا تعلق بھی قبیلہ قریش سے ہے۔ ان کے والد کا نام خویلد تھا۔ وہ بیٹے تھے اسعد کے ، وہ عبدالعزّیٰ کے اور وہ بیٹے تھے قصیٰ کے۔ حضور ﷺ کا نسب بھی قصیٰ سے ملتاہے۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ والد خویلد اپنے قبیلے کے ممتاز شخص تھے۔ وہ مکہ آکر رہے اور یہیں فاطمہ بنت زاہدہ سے شادی کی۔ اسی شادی سے حضرت خدیجہ 556ء میں پیدا ہوئیں۔

حضرت خدیجہ g کا لقب طاہرہ تھا۔ ان کی پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی تھی جس سے دو لڑکے ہند اور حارث تھے۔ ابو ہالہ کے انتقال کے بعد دوسری بار عتیق مخزومی سے شادی ہوئی۔ اس شادی سے بھی ایک بیٹی تھی، اس کا نام بھی ہند تھا۔ اسی لیے آپ کی کنیت ام ہند تھی۔ ہند مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت علی d کے دور تک زندہ تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی d کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ جب عتیق مخزومی کا بھی انتقال ہو گیا تو ان کا کاروبار حضرت خدیجہ g نے سنبھال لیا۔ ان کے کارندے تجارت کا سامان لے کر جاتے تھے۔ اسی دوران حضور ﷺ بھی چچا جناب ابو طالب کے ساتھ تجارتی سفر میں کئی بار جا چکے تھے اور ان کی شہرت ایک ایماندار اور کامیاب تاجر کے طور پر ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہ g نے آپ کے پاس اپنے بھتیجے قطیمہ کو بھیج کر تجویز پیش کی کہ وہ ان کا سامان تجارت لے کر جائیں۔ حضور ﷺ تیار ہو گئے۔ اس سفر میں حضرت خدیجہ g کے غلام میسرہ اور ایک رشتہ دار خزیمہ ابن حکیم بھی ساتھ تھے۔ لوٹنے کے بعد سب نے آپ ﷺ کی ایمانداری اور دیانت داری کی تعریف کی۔ اس کے بعد بھی آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ g کے مال کے ساتھ کئی تجارتی سفر کیے۔

حضرت محمد ﷺ کے اخلاق سے متاثر ہو کر انہوں نے آپ کے پاس شادی کا پیغام بھیجا۔ حالانکہ ان کی عمر تقریباً چالیس سال تھی اور آپ کی عمر پچیس سال تھی۔ لیکن انہوں نے رشتہ قبول کیا اور یہ نکاح ہو گیا۔ نکاح کا خطبہ جناب ابو طالب نے پڑھایا۔ نکاح کے بعد وہ تقریباً پچیس سال تک زندہ رہیں۔ ان سے حضور ﷺ کے دو بیٹے (حضرات قاسم و عبد اللہ) اور چار بیٹیاں (حضرت زینب، رقیہ، امّ کلثوم اور فاطمہ) پیدا ہوئیں۔ نبوت کے دسویں سال جناب ابو طالب اور ان کے کچھ ہی دنوں بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ g کا انتقال ہو گیا۔ اس سال کو حضور ﷺ نے 'عام ّالحزنّ'، یعنی غم کا سال قرار دیا۔ وہ سب سے پہلے ایمان لائیں اور ہمیشہ حضور ﷺ کا ساتھ دیا۔ جب تک وہ زندہ رہیں حضور ﷺ نے کسی اور عورت سے شادی نہیں کی۔

حضرت سودہ بنت زمعہ g

حضرت سودہ g کا خاندان بھی اوپر جا کر حضور ﷺ کے خاندان سے مل جاتا ہے۔ ان کی پہلی شادی سکران بن عمرو بن عبد شمس سے ہوئی تھی۔ وہ دونوں اسلام کے شروعاتی دور میں مسلمان ہو گئے تھے۔ کفار مکہ کے ظلم سے تنگ آکر ان دونوں نے بھی حبشہ ہجرت کی۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد بچوں کی پرورش کا مسئلہ تھا۔ حضرت سکران d کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نے ان کے پاس شادی کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے قبول کر لیا اور انکا نکاح ان کے والد نے پڑھایا۔ نکاح کے وقت ان کی عمر پچاس سال تھی۔ ان کو حضور ﷺ سے کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت سکران d سے ان کے ایک بیٹے عبد الرحمٰن تھے جو کسی جنگ میں ایران میں شہید ہوئے۔

حضرت سودہ g کا انتقال 54ھ میں امیر معاویہ کے دور میں ہوا۔ تمام ازواج مطہرات میں یہ سب سے دراز قد اور فربہ اندام تھیں۔ آپ سے پانچ احادیث کی روایت کی گئی ہے۔ آپ کی کنیت امّ الاسود ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ g

حضرت عائشہ g حضرت ابو بکر d کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام زینب تھا۔ آپ کا نکاح بھی اعلان نبوت کے دسویں یا گیارہویں سال ہوا۔ لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ اس کے تین سال بعد ہی حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر d کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکر d نے اپنی تینوں بیٹیوں کو مدینہ بلوالیا۔ یہاں آکر حضرت عائشہ بہت دنوں تک بیمار رہیں۔ بیماری سے ان کر سر کے سارے بال جھڑ گئے تھے۔ صحتمند ہونے کے بعد رخصتی 1ھ میں عمل میں آئی۔ اس وقت ان کی عمر 9 سال تھی۔ اس کے 9 سال بعد جضور ﷺ کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد وہ تقریباً 48 سال تک زندہ رہیں۔ 57ھ میں ان کی وفات 66 سال کی عمر میں مروان بن حکم کے دور میں ہوئی۔ نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ d نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ ان سے دو ہزار دو سو دس (2210) حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔ عورتوں میں سب سے زیادہ احادیث انہیں سے مروی ہیں۔

ان کی کنیت امّ عبد اللہ ہے۔ ان کو کوئی اولاد نہیں تھی لیکن عبد اللہ ابن زبیر d ان کے بھانجے تھے جنہیں وہ بیٹے کی طرح مانتی تھیں۔ اسی لیے حضور ﷺ نے ان کے لیے یہ کنیت پسند کی تھی۔

حضرت حفصہ g

حضرت حفصہ g حضرت عمر d کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام زینب تھا۔ اعلان نبوت سے پانچ سال قبل ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کی شادی خنیس بن حذافہ سے ہوئی تھی۔ وہ مسلمان ہوگئے تھے اور انہوں نے بھی مدینہ ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر میں حضرت خنیس d بہت زخمی ہوئے اور کچھ دنوں بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپ کا نکاح غالباً 3ھ میں حضور ﷺ سے ہوا۔ آپ سے ساٹھ حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔ آپ کا انتقال 45ھ میں امیر معاویہ کے دور میں ہوا۔ نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ کا گورنر تھا۔

حضرت زینب بنت خزیمہ g

حضرت زینب g بنت خزیمہ بن الحارث بن عبد اللہ اُمّ المساکین' کی کنیت سے مشہور تھیں۔ کی شادی ایک روایت کے مطابق طفیل بن حرث سے ہوئی تھی۔ ان سے طلاق ہو جانے کے بعد ان کے بھائی عبیدہ بن حرث d سے نکاح ہوا جن کی شہادت غزوہ بدر میں ہوگئی تھی۔ دوسری روایت کے مطابق وہ عبد اللہ ابن جحش d کے نکاح میں تھیں جن کی شہادت غزوہ احد میں ہوئی تھی۔ لیکن مورخین نے لکھا کہ بیوہ ہونے کے بعد حضور ﷺ سے ان کا نکاح 3ھ میں غزہ احد سے ایک ماہ قبل ہوا تھا اس لیے ایسا لگتا ہے کہ ان کے شوہر حضرت عبیدہ بن حرث d ہی رہے ہوں گے۔ نکاح کے چند ماہ بعد ہی صرف تیس سال کی ہی عمر میں ان کا انتقال حضور ﷺ کے سامنے ہی ہوگیا۔ ان کی نماز جنازہ حضور ﷺ نے پڑھائی۔ یہ پہلی امّ المومنین ہیں جو جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت اُمّ سلمہ g

حضرت ام سلمہ g کا نام ہند تھا لیکن کنیت سے ہی مشہور ہوئیں۔ ان کے والد ابی امیہ سہیل بن مغیرہ اور والدہ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ تھیں۔ ان کی شادی حضور ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبد المطلب کے بیٹے عبد اللہ بن عبد الاسد سے ہوئی تھی جو ان کے چچیرے بھائی تھے، اور ابو سلمہ کی کنیت سے مشہور تھے۔ یہ حضور ﷺ کے رضاعی (دودھ شریک) بھائی بھی تھے۔ یہ دونوں پہلے ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ یہ دونوں حبشہ ہجرت کرنے والے پہلے گیارہ لوگوں میں شامل تھے۔ ایک بار واپس آنے کے بعد پھر حبشہ ہجرت کی۔ پھر مکہ واپس آئے اور یہاں کے حالات دیکھ کر ہجرت نبوی سے پہلے ہی

مدینہ ہجرت کرنی چاہی۔ حضرت ام سلمہ قبیلے والوں نے حضرت ابو سلمہ d کو تو جانے دیا لیکن ام سلمہ g اور ان کے بچے سلمہ کو روک لیا۔ وہ کئی دن تک اسی غم میں روتی رہیں تب لوگوں نے مجبور ہو کر ان کو مدینہ بھیجا۔ روایت ہے کہ یہ وہ پہلا خاندان تھا جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچا۔

حضرت ابو سلمہ d غزوہ احد میں بہت بہادری سے لڑتے ہوئے زخمی ہوئے لیکن کچھ دنوں بعد صحتیاب ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد زخم پھر تازہ ہو گیا اور 4ھ میں آپ کی وفات ہو گئی۔ بیوہ ہو جانے کے کچھ عرصہ کے بعد حضور ﷺ نے حضرت عمر d کی معرفت ان کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ 4ھ کے شوال کے مہینے میں ان کا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے لمبی عمر پائی اور ایک روایت کے مطابق 59ھ میں اور دوسری کے مطابق 61ھ میں انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 84 سال تھی۔ امہات المومنین میں سب سے لمبی عمر انہوں نے ہی پائی۔ نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ d نے پڑھائی اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ ان سے 378 احادیث کی روایت کی گئی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش g

حضرت زینب بنت جحش g کا تعلق قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے ہے۔ ان کے والد جحش بن ریاب اور والدہ امیمہ بنت عبد المطلب تھیں۔ گویا حضرت زینب g حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ان کی پیدائش اعلان نبوت سے 33 سال قبل 590ء میں ہوئی تھی۔ اصل نام برّہ تھا۔ حضور ﷺ نے بدل کر زینب رکھا۔ ان کا خاندان شروعاتی دور میں ہی اسلام قبول کر چکا تھا جس کی وجہ سے انکو بہت تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ پہلے حبشہ ہجرت کی پھر مدینہ چلے گئے۔ ان کا نکاح حضور ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید d سے کرایا۔ ان کی آپس میں نبھ نہیں پائی اور کچھ عرصہ بعد طلاق ہو گئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے خود ان سے 5ھ میں نکاح کیا۔ ان دونوں باتوں پر اہل عرب کو حیرت ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ نے ایک غلام سے اپنی پھوپھی کی بیٹی کی شادی کرا کر اونچ نیچ والے خیالات کو ختم کیا اور پھر ان سے نکاح کر کے یہ بات ذہن میں بٹھا دی کہ منہ بولے بیٹے اور سگے بیٹے میں فرق ہے۔ سگے بیٹے کی بیوہ یا طلاق دی ہوئی عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ ایک خاص بات یہ بھی ہے ان کا حضور ﷺ کے ساتھ نکاح اللہ نے کر دیا۔ حضور ﷺ کی جانب سے پیغام ملنے کے بعد اور حضرت زینب g کے جواب دینے سے پہلے ہی سورہ احزاب کی کچھ آیتیں نازل ہوئیں۔ ان میں یہ بھی تھی: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنهَا وَطَرًازَوَّجنٰاكَهَا یعنی " پھر جب زید نے اپنی بیوی سے تعلق ختم کر لیا تو ہم نے اس سے تمہارا نکاح کرا دیا۔ " یہ اکیلی ہستی ہیں جن کا نکاح آسمان پر ہوا۔

ان کا انتقال 53 سال کی عمر میں 20ھ یعنی 641ء میں حضرت عمر d کے دور خلافت میں ہوا۔ انہوں نے ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ ان سے 11 احادیث مروی ہیں۔

حضرت جویریہ g

حضرت جویریہ g قبیلہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی بیٹی تھیں۔ ان کی شادی پہلے مسافع بن صفوان سے ہو چکی تھی۔ حارث بن ضرار مدینہ کے مسلمانوں حملے کی تیاری میں تھا۔ حضور ﷺ نے خبر کی تحقیق کرنے کے بعد 2 شعبان 5ھ کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔ مدینہ سے تقریباً دو سو کلو میٹر پر واقع مریسیع کے مقام پر آمنا سامنا ہوا۔ مسلمانوں کی فتح ہوئی اور تقریباً چھ سو کفار قید کیے گئے۔ دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں بھی ہاتھ آئیں۔ حضرت جویریہ g بھی انہی قیدیوں میں شامل تھیں۔

مال غنیمت کے بٹوارے میں یہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری d کے حصے میں آئیں۔ انہوں نے باندی بن کر رہنا گوارہ نہیں کیا لیکن آزاد ہونے کے لیے جتنی رقم کی ضرورت تھی وہ ان کے پاس نہیں تھی۔ انہوں نے جا کر حضور ﷺ سے کہا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں اور باندی بن کر نہیں رہنا چاہتی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے لیکن انہوں نے حضور ﷺ کے بھروسے پر رقم دینا منظور کیا ہے۔ حضور ﷺ نے 19

اوقیہ سونا دے کر ان کو آزاد کرا یا اور ان سے نکاح کر لیا۔ یہ معلوم ہونے پر سیکڑوں لوگوں نے ایسی باندیوں کو اس وجہ سے آزاد کر دیا کہ اب ان لوگوں سے حضور ﷺ کی رشتہ داری ہو گئی ہے۔

65سال کی عمر میں ان کا انتقال 50ھ میں ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ ان سے سات احادیث کی روایت کی گئی ہے۔

حضرت امّ حبیبہ g

ان کا نام رملہ تھا اور کنیت امّ حبیبہ تھی، اسی سے مشہور ہوئیں۔ والد ابو سفیان تھے جو پہلے اسلام کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ والدہ صفیہ بنت ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ اعلان نبوت سے سترہ سال قبل پیدا ہوئیں۔ ان کی شادی پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوئی۔ دونوں اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ کفار کے مظالم کی وجہ سے انہیں حبشہ ہجرت کرنی پڑی۔ ان کی بیٹی حبیبہ وہیں پیدا ہوئی۔ حبشہ میں عبید اللہ بن جحش نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔ حضرت ام حبیبہ g اپنے دین پر قائم رہیں اسی وجہ سے دونوں الگ ہو گئے۔ حضور ﷺ کو اس بات کی جانکاری ہوئی تو انہوں نے عمر بن امیۃ الضمری کو نکاح کا پیغام لے کر حبشہ بھیجا۔ انہوں نے وہاں کے بادشاہ نجاشی سے ملاقات کر کے اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ بادشاہ نجاشی مسلمانوں سے نہ صرف ہمدردی رکھتا تھا بلکہ کچھ روایتوں کے مطابق مسلمان ہو گیا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی وفات پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اس نے اپنی نوکرانی کو بھیج کر ام حبیبہ g کو حضور ﷺ کا پیغام بھجوایا۔ ان کے تیار ہونے پر اپنے دربار میں ہی حبشہ میں موجود سارے مسلمانوں کو جمع کیا، خود ان کا نکاح پڑھایا، اپنی طرف سے مہر ادا کیا اور سب کی دعوت بھی کی۔ اسی نے حضرت ام حبیبہ g کو مدینہ بھجوایا۔ ایک بار ان کے والد ابو سفیان مدینہ آ کر ملنے گئے تو انہیں اپنے بستر پر نہیں بیٹھنے دیا کہ یہ ایک نبی کا بستر ہے۔ انتقال 44ھ میں مدینہ میں ہوا۔ وہیں مدفون ہوئیں۔ ان سے 65 احادیث مروی ہیں۔

حضرت صفیہ g

حضرت صفیہ g کا اصل نام زینب تھا۔ وہ قبیلہ بنو نضیر کے یہودی سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ ماں کا نام ضرہ تھا جن کا تعلق بنو قریظہ سے تھا۔ والد کا نسبی رشتہ حضرت موسیٰ کے بھائی حضرت ہارون سے تھا۔ یہ دونوں یہودی قبیلے بنی اسرائیل میں ایک امتیازی مقام رکھتے تھے۔ ان کی شادی پہلے سلام بن مشکم القرظی سے ہوئی تھی جو مشہور شاعر تھا۔ لیکن جلد ہی طلاق ہو گئی۔ دوسری شادی ایک نامور سردار کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوئی جو القموص کے قلعے کا سردار تھا۔ ان قبیلوں کی اسلام دشمنی بھی حد سے زیادہ تھی۔ بار بار کی سازشوں اور شرارتوں کے بعد حضور ﷺ نے ان پر حملہ کیا اور غزوہ خیبر میں ان قبیلوں کی زبردست شکست ہوئی۔ خیبر کے ساتھ ساتھ القموص کا قلعہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ جنگ کے بعد مال غنیمت کے بٹوارے میں یہ حضور ﷺ کے حصے میں آئیں۔ حضور نے ان کو باندی نہ بنا کر ان سے نکاح کر لیا۔ مال غنیمت میں سے سردار یا بادشاہ کا جو حصہ ہوتا ہے وہ عربی میں صفیہ کہلاتا ہے۔ اسی لیے صفیہ سے مشہور ہوئیں، مال غنیمت میں سے حضور ﷺ کا حصہ۔ ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا اور پوچھا کہ تم اپنی مرضی سے کہیں جانا چاہتی ہو یا مجھ سے نکاح کرنا پسند کرتی ہو؟ انہوں نے نکاح کرنا پسند کیا۔ غزوہ خیبر سے لوٹتے ہوئے حضور ﷺ نے دعوت ولیمہ اس طرح کی کہ جس کے پاس جو بھی کھانے پینے کا سامان سب لا کر ایک جگہ رکھا گیا اور اسی میں سے سب نے کھایا۔ ان کا انتقال 50ھ میں ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ ان سے 10 احادیث روایت کی گئی ہیں۔

حضرت میمونہ g

حضرت میمونہ g کا اصل نام برّہ تھا۔ نکاح کے بعد حضور ﷺ نے بدل کر میمونہ رکھ دیا۔ والد حارث بن حزن بن مجیر تھے۔ والدہ ہند بنت عوف بن زہیر کا تعلق قبیلہ حمیر سے تھا۔ حضرت میمونہ g حضرت عبد اللہ ابن عباس d اور حضرت خالد بن ولید d کی سگی خالہ تھیں۔ ان کا نکاح پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا تھا۔ ان سے علیحدگی کے بعد ابورہم بن عبد العزیٰ سے شادی ہوئی۔ اس کے انتقال کے بعد حضور ﷺ سے نکاح ہوا۔ یہ نکاح

آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس d کے مشورے سے ہوا تھا، جو حضرت میمونہ g کے بہنوئی تھے اور چاہتے تھے کہ وہ بیوہ کی زندگی نہ گزاریں۔ حضور ﷺ نے غزوہ خیبر کے بعد 7ھ میں ان سے نکاح کیا۔ انتقال 51ھ میں مکہ کے نزدیک سرف نام کی جگہ پر ہوا۔ یہیں ان کا نکاح بھی ہوا تھا۔ وہیں دفن بھی ہوئیں۔ نماز جنازہ حضرت عبداللہ ابن عباس d نے پڑھائی۔ 74 احادیث کی روایت ان سے ہوئی ہے۔

حضرت ماریہ قبطیہ g

حضرت ماریہ قبطیہ g کا وطن مصر تھا۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضور ﷺ نے بہت سے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط روانہ کیے۔ ایک خط مصر کے بادشاہ مُقوَقس کے پاس بھی گیا تھا (کچھ لوگوں نے اس کو مصر کی ریاست اسکندریہ کا عیسائی گورنر بھی لکھا ہے)۔ یہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ d لے کر گئے تھے۔ وہ بادشاہ مسلمان تو نہیں ہوا لیکن حضرت خاطب کے ساتھ عزت سے پیش آیا۔ ان کو جواب کے طور پر ایک خط، ایک ہزار مثقال سونا، سفید کپڑے کے بیس تھان، ایک سواری کا سفید خچر (جس کا نام دلدل تھا)، ایک گدھا (جس کا نام یعفور تھا) اور دو خوبصورت مصری لڑکیاں بھیجیں۔ یہ بہنیں تھیں اور ان کے نام ماریہ اور سیرین تھے۔ مصر سے مدینہ کے سفر میں حضرت حاطب d کی باتوں سے متاثر ہو کر دونوں عیسائی سے مسلمان ہو گئیں۔ مدینہ پہنچنے پر حضور ﷺ نے حضرت سیرین کا نکاح مشہور نعت گو شاعر حضرت حسّان بن ثابت d سے کیا اور حضرت ماریہ g سے خود نکاح کیا۔ اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی۔ 8ھ میں انہی سے آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو تقریباً 16 یا 18 ماہ زندہ رہ کر انتقال کر گئے۔ ان کا انتقال 16ھ میں حضرت عمر d کے دور خلافت میں ہوا۔ نماز جنازہ بھی انہوں نے ہی پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

حضرت ریحانہ بنت شمعون g

حضرت ریحانہ g کا تعلق یہودی قبیلے بنو نضیر سے تھا۔ والد شمعون بن زید ایمان لے آئے تھے اور صحابیوں میں شامل ہیں ان کی شادی پہلے بنو قریظہ کے حَکَم نام کے ایک شخص سے ہوئی تھی۔ غزوہ بنو قریظہ میں حکم قتل ہوا اور ریحانہ قید ہو کر مدینہ آئیں۔ انہیں صحابیہ حضرت ام المنذر بنت قیس g کے گھر میں رکھا گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ حجۃ الوداع کے بعد جب حضور ﷺ مدینہ واپس آئے تو حضرت ریحانہ g کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضور ﷺ نے خود پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت خدیجہ g اور حضرت زینب بنت خزیمہ g کے بعد یہ تیسری زوجہ ہیں جن کا انتقال حضور ﷺ کی زندگی میں ہوا۔

- امہات المومنین میں سے چھ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے: حضرت خدیجہ بنت خویلد g، حضرت سودہ بنت زمعہ g، حضرت عائشہ بنت ابو بکر g، حضرت حفصہ بنت عمر g، حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان g، حضرت ام سلمہ بنت ابو امیہ g
- امہات المومنین یعنی آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ صدیقہ g کنواری تھیں، حضرت زینب بنت جحش g طلاق یافتہ تھیں ان کے علاوہ بقیہ تمام بیوہ تھیں۔ حضرت ماریہ قبطیہ ایک باندی تھیں۔
- آپ ﷺ نے حضرت اسماء بنت نعمان کندی g اور حضرت عمرہ بنت یزید کلابیہ g سے بھی نکاح کیا تھا لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اس نکاح کو ختم کر دینا پڑا۔